معجزہ شق القمر کی حقیقت اور اس کے اثرات

عبدالوحید میمن ☆

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس کے حکم کے بغیر اس کائنات میں کچھ نہیں ہوتا۔ وہ مالک ومقتدر ہے جو چاہے کرے کوئی اس کے حکم کو روکنے والا نہیں۔ بے شمار درود وسلام کے نذرانے اس ذات گرامی کی بارگاہ میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دین مبین کے ساتھ مبعوث کیا۔ ان کی ہی آمد پر سلسلہ نبوت کو ختم کیا۔ قرآن اور اس کی آیات، دلائل اور معجزات سے ان کی تائید فرمائی۔ ان کی بشارت انجیل، توریت اور دیگر کتب سماویہ میں دی، ان کی نبوت اور دعوت دین کا علم تمام جہاں میں پھیلایا تو جہاں جہاں سورج طلوع وغروب ہوتا ہے وہاں وہاں مالک کائنات نے اپنے فرمان سے ورفعنالک ذکرک فرما کر اپنے محبوب کریم ﷺ کا چرچہ بلند وبالا فرمایا ہے۔ بے شمار درود وسلام آپ کی آل واصحاب پر بھی اس وقت تک ہوں جب تک گردشِ دن ورات باقی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو معجزات عطا کیے وہ کسی دوسرے نبی یا رسول کو عطا نہیں کئے۔ آپ ﷺ کے معجزات تین قسم کے ہیں۔

۱۔ بعض وہ جو آپ ﷺ کے لازم تھے جیسے جسم شریف کا بے سایہ ہونا، جسم اقدس سے بے مثال خوشبو آنا وغیرہ۔

۲۔ بعض وہ جو آپ ﷺ کے اختیار میں تھے۔ جیسے چاند چیرنا، سورج واپس فرمانا۔

تیری مرضی پا گیا سورج پھر اُلٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

۳۔ بعض بے اختیاری جیسے آیات قرآنیہ کا نزول پھر بعض وقتی تھے۔ جو معجزات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھے۔ بعض معجزات دائمی ہیں جو قیامت تک دیکھے جائیں گے۔ ۱۔ جیسے آیات قرآنیہ کہ ہر آیت حضور ﷺ کا معجزہ ہے۔ ۲۔ آپ کی محبوبیت کے بغیر دیکھے دنیا آپ کی عاشق ہے اور آپ کے نام پر سر کٹا دیتی ہے۔ ۳۔ آپ کے اولیا اللہ کی کرامات کہ ہر

☆ عبدالوحید میمن، ریسرچ اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، کراچی یونیورسٹی، کراچی۔

کرامت حضور کا معجزہ ہے یہ سب چیزیں حضورﷺ کے زندہ جاوید معجزات ہیں۔

بعض ایسے بھی ہیں جن کا اثر آج تک باقی ہے۔ ان میں ایک یہ کہ چاند پر آج تک شق کا نشان باقی ہے۔ آج سائنس بھی اس امکان کی قائل ہے۔ اس کے مطابق ایسا لگتا ہے۔ کہ چاند دوٹکروں کا مرکب ہے۔ جب رسول اللہﷺ کی شہادت کی مبارک انگلی سے بجلی نکلی اور چاند کے کلیجہ کو چیر کر دوٹکروں میں کر دیا تھا۔ اس وقت سے آج تک اس معجزے کا نشان باقی ہے۔ علماء دین نے اس حقیقت کو آج سے برسوں پہلے ہی آشکار کر دیا تھا۔ چنانچہ امام احمد رضا بریلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

برق انگشتِ نبی چمکی تھی اس پر ایک بار
آج تک ہے کینۂ مہ میں نشان سوختہ (حدائقِ بخشش)

عالم بچپن میں رسول اللہﷺ کی قوت تصرف کا یہ عالم تھا کہ اگر چاند کو دیکھ کر مبارک انگلی ہلاتے تو تعمیل حکم کے لئے چاند اِدھر اُدھر ہو جایا کرتا تھا۔ گویا آپﷺ کے اشاروں پر چلا کرتا تھا۔ تو اندازہ لگائیں کہ آپﷺ اگر اعلان نبوت کے ذریعے اسے شق ہونے کا حکم فرمادیں۔ تو وہ کیونکہ نہ شق ہوگا۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مَہد میں
کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کھلونا نور کا (حدائقِ بخشش)

اے اللہ کے رسولﷺ بے شک سورج کا پلٹنا چاند کا شق ہونا اور عصر کا وقت لوٹ آنا یہ سب معجزات آپ ہی کے ہیں اور آپ ہی کی قدرت و طاقت ہے۔ [۱]

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہو خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے (حدائقِ بخشش)

معجزہ:

معجزہ یہ عربی کے لفظ ''عجز'' سے ماخوذ ہے جو قدرت کے ضد ہے۔ اصل میں اس کا معنی عجز کا ثبوت ہے۔ پھر لفظ ''معجزہ'' کا استعمال اس چیز کے لئے ہونے لگا جو عجز کے اظہار کا سبب ہو۔ عرفِ شرع میں معجزہ کسی ایسی خارق عادت چیز کا نام ہے۔ جو مدعی نبوت سے اُس کے دعوے کی تصدیق کے لئے ظاہر ہوتی ہے چاہے کسی غیر موجود کو موجود کرنے سے ہو یا موجود کو معدوم کرنے سے جیسے آگ کا (سیدنا ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام کو) نہ جلانا۔ [۲]

معجزہ کی زد میں آنے والی معجزہ کچھ اور تعریفات:

۱۔ معجزہ نام ہے پیغمبرانہ اوصاف و مکارم اخلاق کے جامع انسان کے تعلق سے کسی ایسے واقعہ کے ظہور کا جس کی کم از کم بوقت ظہور عام علل و اسباب سے توجیہ نہ ہو سکے۔ [۳]

۲۔ معجزہ اس خارقِ عادت کو کہتے ہیں جو خدا کی طرف سے پیغمبر کی تصدیق کے لئے صادر ہو۔ [۴]

۳۔ معجزہ فرق عادت اور قاعدہ علت و معلول کی ارتقائی شکست کا نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے کسی پیغمبر کی سچائی کی نشانی کے طور پر لوگوں میں ظاہر کرتی ہے۔۵

معجزہ کی ضرورت کب ہوتی ہے:

کسی نبی سے اس کی نبوت کے ظاہری اور نامیانہ آثار و علامات یعنی خارق عادت معجزات صرف وہ فرقہ طلب کرتا ہے۔ جس کے دل کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں اور جو تعصب و عناد اور جہل کے باعث حق کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ چنانچہ انبیاء کرام پر ایمان لانے والوں کے حالات پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ معجزات کی طلب نیکوکاروں نے نہیں کی جیسا کہ آنحضرت ﷺ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نے معجزات کی طلب نہیں کی بلکہ سرداران قریش و کفار قریش ابوجہل ابولہب وغیرہ نے معجزات کو طلب کیا۔ قرآن مجید نے اس حقیقت کی پوری تصریح کی ہے اور طلب معجزہ کے سوال کو ہمیشہ کفار کی طرف منسوب کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وقال الذین لایعلمون لو لا یکلمنا اللہ وتاتینا آیۃ۶

ترجمہ: [اور (جن کو کتاب الٰہی کا) علم نہیں یعنی (کفار قریش) کہتے ہیں کہ کیوں خدا ہم سے خود بات نہیں کرتا، یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی۔]۷

معجزہ شق القمر:

آغاز نبوت میں چونکہ انبیاء صرف عقائد کی تعلیم دیتے ہیں اور کفار کی طرف سے ان ہی عقائد کا انکار کیا جاتا ہے۔ اور ان ہی کے اثبات پر دلیل طلب کی جاتی اور کفار قریش آنحضرت ﷺ سے معجزوں کے طالب ہوتے ان ہی کی طلبِ معجزات میں سے ایک معجزہ شق القمر بھی ہے۔

شق القمر کا معجزہ ہجرت نبوی سے ۵ سال پہلے واقع ہوا تھا۔ یہ معجزہ رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں سب سے زیادہ روشن اور واضح ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے عالم بالا میں تصرف فرمایا تھا۔ گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی سے ایسے معجزے کا ظہور نہ ہوا۔ ان سب کے معجزات اجسام ارضیہ سے متعلق تھے۔ شق القمر سے متعلق حدیث بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے روایت کی ہے۔ جس میں امیر المومنین حضرت علی المرتضی، ابن عباس، ابن عمر، ابن مسعود، جبیر بن مطعم، حذیفہ بن یمان اور انس بن مالک وغیرہ صحابہ کرام شامل ہیں۔۸

امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ صحیح بات یہ کہ شق القمر کی حدیث بہت مشہور ہے۔ جمیع اہل سنت کا اجماع ہے کہ یہ معجزہ رسول اللہ ﷺ کی زمانہ مبارک میں داقع ہوا۔ اور قرآن کریم خود اس عظیم معجزہ پر ناطق ہے اور خداعزوجل کی طرف سے قرآن مجید میں اسی معجزہ پر نص وارد ہوئی ہے۔۹

واقعہ شق القمر کی تفصیل:

قبل از نبوت (۹ ھ نبوت میں) رسول اللہ ﷺ ایک رات کو مکہ میں منیٰ میں مقام پر تھے کہ روٴسائے قریش ابوجہل بن ہشام ولید بن مغیرہ، عامر بن وائل، معاص بن ہشام، اسود بن عبدیغوث، اسود بن مطلب وغیرہ کفار قریش آپ ﷺ کے پاس آئے اور مطالبہ کیا کہ اگر آپ دعویٰ نبوت میں سچے ہیں تو ہمیں چاند شق کر کے دکھائیں یعنی چاند کے دوٹکرے کردو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں نے کردیا تو تم ایمان لے آوٴ گے؟ وہ بولے ہاں ضرور ایمان لے آئیں گے پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کریم کے حضور اس کی دعا کی اور اپنے دست مبارک کی شہادت کی انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند دوٹکڑے ہوگیا یہاں تک کہ ان لوگوں نے کوہِ حرا کو ان دوٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ یہ واقعہ چاند کی چودھویں رات کو پیش آیا۔ آپ ﷺ نے وہاں موجود صحابہ کرام سے فرمایا گواہ رہو پھر آپ ﷺ نے با آواز بلند ہر ایک مشرک کا نام لے کر فرمایا اے فلاں بن فلاں گواہ رہو (یعنی اس معجزہ پر) ان لوگوں نے بھی اچھی طرح دیکھ لیا کہ چاند کے دوٹکڑے ہوگئے تھے اور کوہ حرا ان دونوں کے درمیان تھا۔ سب نے یہ روشن نظارہ دیکھا۔ کفار بولے یہ محمد کا جادو ہے اس نے تم پر جادو کردیا۔ ان میں سے ایک بولا اگر تم پر جادو کردیا گیا ہے تو دنیا میں اور لوگ بھی ہیں ان پر تو جادو نہیں کیا گیا۔ مسافروں کو دوسرے مقامات سے آنے دو ان سے پوچھو کہ انہیں بھی چاند کے دوٹکڑے نظر آئے۔ جب باہر کے مختلف مقامات سے مسافر مکہ میں آتے رہے اور یہ کفار قریش ان لوگوں سے پوچھتے رہے تو سب نے بتایا کہ چاند دوٹکڑے ہوا تھا اور انہوں نے بھی شق قمر کی تصدیق کی لیکن روٴسائے قریش کے دلوں پر تالے پڑ چکے تھے وہ اس پر بھی دولت ایمان سے محروم رہے اور اس پر ابوجہل بولا یہ تو بڑا مضبوط جادو ہے۔[۱۰]

ابونعیم نے بطریق عطا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب کفار نے چاند کی شق دیکھا تو سمجھے کہ شاید ان کی نظروں کا دھوکہ ہے لہٰذا بار بار کفار قریش اپنی آنکھوں کو ملتے اور پھر اس دیکھتے پھر تھک ہار کر بولے یہ جادو ہے۔[۱۱]

آنحضرت ﷺ کے معجزات اور خوارق کو جب بھی کفار دیکھتے تھے تو ان کو جادو کا اثر سمجھتے تھے۔

اس کو قرآن مجید میں اس طرح ذکر کیا گیا ہے۔

وقال الذین کفروا للحق لما جاء ھم ھذا سحر مبین [۱۲]

ترجمہ: [منکرین کے پاس جب حق آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔]

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے جب معجزہ شق القمر دیکھایا تو کفار نے اس کو بھی جادو کہا ارشاد ربانی ہے۔

اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا ویقولو سحر مستمر [۱۳]

ترجمہ: [قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر وہ کوئی بھی نشانی دیکھتے تو منہ پھیر لیتے اور کہتے کہ یہ تو جادو ہے جو ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔][۱۴]

نبی کریم ﷺ کے معجزات کو دیکھ کر کفار کا ان معجزوں کو جادو/سحر کہہ دینا جیسا کہ مذکورہ آیات میں بھی معجزہ شق القمر دیکھ اس کو جادو کہہ دیا تو قرآن احادیث مبارکہ سے اس کے دلائل دینے سے پہلے معجزہ اور جادو کے فرق کو سمجھنا لازمی ہے۔

معجزہ اور سحر کا فرق:

معجزہ وہ خارق عادت امر ہے جو اسباب طبعیہ سے ہٹ کر خالصتاً مشیت خداوندی اور تائید ایزدی سے ظہور میں آئے جبکہ سحر یا جادو وہ کام ہے۔ جس میں اسباب طبعیہ کو مخفی کر دیا جاتا ہے اور عوام الناس اسباب طبعیہ کے مخفی ہونے کو نہ جاننے کے سبب اس کام کو معجزہ سے تعبیر کر لیتے ہیں۔ معجزات اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں یعنی انبیاء کرام کے ہاتھوں رونما ہوتے ہیں جب کہ سحر یا جادو سے جو چیزیں ظاہر ہوتی ہیں وہ ساحر یا جادوگروں کے اس عمل کا نتیجہ ہوتی ہیں جو جادوگر شیاطین، جنات اور ارواح خبیثہ کو راضی کر کے ان کے اثر سے یہ عوامل منظر عام پر لاتے ہیں۔ عام لوگ اصل سبب سے بے خبر ہونے کے باعث ان امور کو معجزہ سمجھتے اور جادوگروں کی عزت و تکریم کرنے لگتے ہیں۔ جادو سے جو چیز ظاہر کی جاتی ہیں وہ سب دائرہ اسباب طبعیہ کے اندر ہوتی ہیں فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ وہ اسباب عام لوگوں پر ظاہر نہیں ہوتے۔ بلکہ مخفی اسباب ہوتے ہیں اس لیئے وہ یہ سمجھتے رہتے ہیں کہ یہ کام بغیر کسی ظاہری سبب کے ہوگیا۔ بخلاف معجزہ کے کہ اس میں اسباب طبعیہ کا مطلق کوئی دخل نہیں ہوتا، وہ براہ راست قدرت حق کا فعل ہوتا ہے۔ اسی لیئے قرآن کریم میں اس کو حق تعالیٰ کی طرف منسوب کیا گیا۔ ۱۵

معجزہ اور سحر یا جادو میں دو عظیم الشان فرق ہیں، ایک یہ کہ معجزہ براہ راست خدا کا فعل ہوتا ہے اور جادو اسباب طبعی و نفسی کے نتائج ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ معجزہ سے مقصود اعدائے دعوت الٰہی کی ہلاکت یا مبلغ رسالت کی تائید اور مومنین صادقین کی حمایت اور برکت ہوتی ہے محض کھیل تماشہ، شعبدہ بازی اور بازی گری اس کا مقصد نہیں ہوتی اور اب سب سے آخری شے جو ان دونوں کے درمیان حد فاصل بن جاتی ہے یہ کہ ساحر و بازی گر و شعبدہ باز صرف تماشہ، کرتب اور عجائبات دکھاتے ہیں اس کے ساتھ وہ اپنی زندگی کی پاکیزگی، ارادوں کی بے گناہی دلوں کی طہارت اور صفائی، شریعت الٰہی کی تبلیغ، قلوب کے قاسیہ اور سیہ کاریوں کے قلع و قمع کے نہ مدعی ہوتے ہیں اور نہ یہ خواص اور کارنامے ان سے ماہر ہوتے ہیں لیکن انبیاء علیہم السلام کی معصوم زندگی، پاک اخلاق، مقدس اعمال اور دیگر پیغمبرانہ خصائص و کیفیت خود ان کی نبوت کی منادی کرتے رہتے ہیں۔ قدم قدم پر خدا ان کی دعوت کی تائید کرتا ہے، صاحب معجزہ اپنی قوت کو خیر میں صرف کرتا ہے اور ساحر اپنی قوت کو شر میں صرف کرتا ہے۔ ۱۶

معجزہ شق القمر کے دلائل قرآن مجید کی روشنی میں:

واقعہ کی تفصیل کے بعد ہم اس معجزے کے دلائل ذکر کرتے ہیں سب سے مضبوط و معتبر دلیل قرآن مجید ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اقتربت الساعة وانشق القمر یعنی قیامت قریب آ گئی ہے اور اے کفار مکہ تمہارا اسے ناممکن سمجھنا زائل ہوگیا۔ ہے کہ تم اس کے آثار کے بارے میں سن چکے ہو جیسے سورج کا لپیٹ دیا جانا، صورت دنیا کا بدل جانا اور ستاروں کا جھڑ جانا وغیرہ اور تم اپنی آنکھوں سے تو دیکھ ہی چکے ہو کہ ''انشق القمر'' یعنی گزشتہ زمانے میں چاند شق ہو چکا ہے۔ تو جب چاند شق ہوگیا جو روشن اجرام فلکی میں سے ہے۔ تو افلاک و نجوم کے فنا ہونے اور صورت عالم کے بدل جانے میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش

نہیں۔تم پر لازم ہے کہ نبی کریمﷺ کی ان امورغیبیہ میں تصدیق کرو جن کے بارے میں وہ تمہیں بتاتے ہیں۔اسی معجزہ سے ان کی نبوت بھی ثابت ہوتی ہے۔مگر ان کافروں کے دلوں پر پردہ پڑ گیا ہے۔اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ وہ لوگ جانتے ہیں۔وہی حق ہے اگرچہ بلا دلیل ہی کیوں نہ ہو۔''وان یروا آیة'' یعنی اگر وہ کوئی نشان آپﷺ کی نبوت پر دیکھتے بھی ہیں مثلاً چاند کا شق ہو جانا جو بڑی روشن اور واضح معجزہ ہے۔تو ''یعرضوا'' یہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں۔''ویقولوا'' اور کہتے ہیں کہ نبوت کا دعویدار یہ شخص جو کچھ کرتا وہ ''سحر مستمر'' جادو ہے جو چلا آ رہا ہے اور یہ اسی طرح کرتا آ رہا ہے۔یا معنی یہ ہے کہ جادو پختہ ہے جو نہ صرف زمین پر مگر آسمان پر بھی اثر انداز ہوا ہے۔''وکذبوا واتبعوا اھوأھم''اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشات کی اتباع کی یعنی جب ان کے پاس حق پہنچا تو اس کو ماننے کے بجائے اس کو جھوٹا کہنے لگے اور انہوں نے ویسا ہی کیا جیسا کہ ان کو ان کی خواہشات نے کہا''وکل امر مستقر ''اور ہر امر قرار لینے والا ہے یعنی کافروں کی تکذیب اور مومنوں کی تصدیق۔ آخر کار قرار لیں گے مومن ثواب حاصل کریں گے اور کافر عذاب میں ہوں گے۔ [۱۷]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی قرأت ہیں اس طرح ہے وقد انشق القمر ابن مسعود نے اسے روایت کیا ہے درمنثور میں اسی طرح ہے یعنی قیامت آ گئی اور اس کی کچھ نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں۔جن میں سے ایک چاند کا شق ہونا ہے۔کہا جاتا ہے۔ اقبل الامیر وقد جاء البشیر بقدومه یعنی امیر آتا ہے اور بے شک مبشر (بشارت دینے والا اس کے آنے کی خبر لا چکا ہے۔) [۱۸]

قرآن مجید سے دلائل دینے کہ بعد ہم اب اس معجزے کے دلائل احادیث مبارکہ سے ذکر کرتے ہیں۔

شق القمر میں وارد احادیث اور ان کے طرق:

اس سلسلے میں احادیث کئی الفاظ وطرق سے مروی ہیں۔یہاں ان میں سے چند ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۔ امام بخاری نے اس سند سے روایت کیا۔مجاہد از ابومعمر از عبداللہ بن مسعود آپ نے فرمایا کہ جب چاند شق ہو کہ دو ٹکڑے ہوا تو ہم نبی کریمﷺ کے ساتھ تھے۔آپﷺ نے ہم سے فرمایا گواہ ہو جاؤ گواہ ہو جاؤ یعنی اس معجزے پر۔

۲۔ امام مسلم نے اس سند سے روایت کیا مجاہد از معمر از عبداللہ ابن مسعود آپ نے فرمایا کہ رسول اللہﷺ کے زمانے میں چاند شق ہو کر دو ٹکڑے ہوا تو آپﷺ نے فرمایا گواہ ہو جاؤ۔

۳۔ امام ترمذی نے اس سند سے روایت کیا: مجاہد از ابومعمر از عبداللہ بن مسعود آپ نے فرمایا کہ رسول اللہﷺ نے زمانے میں چاند شق ہوا تو آپﷺ نے ہم سے فرمایا گواہ ہو جاؤ۔ [۱۹]

۴۔ امام بیہقی نے روایت کیا کہ شق القمر کا واقعہ مکہ مکرمہ میں ہوا تو کفار بولے ابو کبشہ کے لڑکے نے تم پر جادو کر دیا ہے اور آنے والے مسافروں سے پوچھو اگر انہوں نے بھی وہی دیکھا ہے جو ہم نے دیکھا تو یہ رسول سچے ہیں اور اگر انہوں نے وہ نہ دیکھا جو ہم نے دیکھا ہے تو یہ جادو ہے۔پس کفار نے مختلف جگہوں سے آنے والے مسافروں سے پوچھا تو وہ بولے یہاں ہم نے بھی اس منظر کو دیکھا ہے۔ [۲۰]

۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کوئی معجزہ دکھائیں تو پھر آپ ﷺ نے ان کو چاند کا پھٹنا دکھایا۔[۲۱]

۶۔ حضرت ابن عباس اور حضرت انس کے علاوہ جن صحابہ سے شق القمر کی حدیث روایت ہے انہوں نے ممکن ہے اس واقعہ کا مشاہدہ کیا ہو اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ شق القمر کو دیکھنے کی تصدیق بھی کی ہے۔[۲۲]

واقعہ شق القمر پر اعتراضات کے جوابات:۔

۱۔ بعض مفسرین نے لفظ ''انشـــق'' ماضی کے صیغے کو اس معنیٰ پر محمول کیا ہے کہ چاند مستقبل میں قیامت قائم ہونے کے وقت شق ہوگا اور یہ نفخہ ثانیہ یعنی دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد ہوگا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ ماضی سے تعبیر کا معاملہ تو یہ اس اعتبار سے ہے کہ یہ واقعہ یقینی طور پر ہوگا کیونکہ اس کا واقع ہونا ایسا ہی یقینی ہے جیسے کہ یہ ہو چکا ہو گویا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرح ہے (اتی امر اللہ) یعنی اب آتا ہے اللہ کا حکم۔

جوابات:

چند وجوھات کی بنا پر مذکورہ بعض مفسرین کا یہ قول درست نہیں۔

۱۔ پہلی وجہ: ماضی کو مستقبل پر محمول کرنا مجاز ہے اور اس کے لئے کسی قرینہ کی ضرورت ہوتی ہے جو یہاں نہیں ہے۔

۲۔ دوسری وجہ: آیت کا سیاق یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان (وان یروا آیة) (اور اگر دیکھیں کوئی نشانی) اس معنیٰ کی نفی کرتا ہے کیونکہ کفار مکہ قیامت کے دن یہ نہیں کہیں گے کہ یہ جادو ہے جو چلا آتا ہے۔

۳۔ تیسری وجہ: اگر اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہوتی کہ چاند قیامت کے روز شق ہوگا جب تو لامحالہ یہ ہوگا۔ جس طرح دابتہ الارض کا نکلنا اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبر کا جھوٹا ہونا ناممکن ہے۔ لہٰذا اس صورت میں چاند کا شق ہونا نبی کریم ﷺ کا معجزہ نہیں۔ (بلکہ علامت قیامت) ہوگا جبکہ کتب صحاح وغیرہ میں صحیح احادیث اس پر ناطق ہیں کہ یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے۔ جیسے کفار نے طلب کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں چاند شق کر کے دیکھایا۔[۲۳]

۲۔ قدیم فلاسفہ نے چاند کے شق ہونے کا انکار کیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک چاند پہلے آسمان میں ہے اور آسمانوں میں خرق والتیام محال ہے اسی طرح ان کا شب معراج آسمان کے دروازوں کو کھلوانے پر بھی اعتراض ہے اسی طرح انہوں نے قیامت کے دن سورج کے لپیٹے جانے پر بھی اعتراض کیا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اگر وہ کافر ہیں تو پہلے ان سے اسلام کے ثبوت پر مناظرہ کیا جائے گا اور وہ مسلم ہیں تو جو چیز صریح قرآن سے ثابت ہے جیسے (اذالشـمـس کـورت التکور) اور اقتربت الساعة وانشق القمر اس کا انکار کرنے سے وہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔[۲۴]

۳۔ شق و التیام محال ہے یعنی اجرام کا جدا ہونا اور مل جانا، افلاک اور کواکب جیسے اجرام فلکی کے لئے محال (ناممکن) ہے اس کی تصریح کتب فلسفہ میں ہے۔ لہٰذا چاند کیسے شق ہو کر پھر دوبارہ جڑ سکتا ہے؟

(اس فلسفیانہ کلام کے تفصیلی رد کیلئے ملاحظہ کیجئے فتاویٰ رضویہ ج ۲۷،ص ۳۸۳ تا ۵۷۵)

ملت اسلامیہ کا فیصلہ ہے کہ تمام اجسام، علوی ہوں خواہ سفلی، سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں وہ قدرت کاملہ کا مالک ہے۔ جو چاہے کرے اور جو چاہے حکم دے یہ تمام مخلوق شق ہونے اور مل جانے کے قابل ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فاذا انشقت السماء فکانت وردة کالدھان ۲۵

ترجمہ: [جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہو جائے گا جیسے سرخ نری پاکی ہے اس ذات کو جس کے حکم کے سوا اس کی سلطنت میں کچھ نہیں ہوتا۔]

جہاں تک قواعد فلسفہ کا تعلق ہے تو فیثا غورث ہیئت نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ تمام کواکب زمین کی طرح کثیف ہیں اور یہ تمام وجود، فساد، شق اور التیام کو قبول کرتے ہیں۔ ۲۶

۴۔ اعتراض آسمان اور سیاروں کا پھٹنا پھر مل کر ایک ہو جانا ممکن نہیں ہے تو پھر چاند کس طرح شق ہو کر دو حصے ہوا؟

جواب صاحب تفسیر احسن البیان نے اس کا جواب اس طرح دیا کہ یہ کہنا ہی درست نہیں کسی بھی عقلی دلیل سے ثابت نہیں ہے کہ چاند شق نہیں ہو سکتا یہ قول لغو ہے باطل اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہاں بے علم عوام ایسے واقعات کو نہ ماننے کی کوشش کرتے ہیں مگر معجزہ تو کہا ہی اس کو جاتا ہے جو عادت، دستور اور مروج نظام کے خلاف عام لوگوں کے بس سے باہر حیرت انگیز اور مستبعد ہوتا ہے ورنہ تو معمولی روزمرہ ہونے والی بات کو معجزہ کون کہتا ہے؟ ۲۷

۵۔ کچھ لوگوں نے شق القمر کا انکار اس لئے کیا کہ اگر یہ واقعہ ہوتا تو یہ عام لوگوں سے مخفی نہ رہتا کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جس کا تعلق حس اور مشاہدہ سے ہے اور تمام لوگ اس کو دیکھ سکتے ہیں اور جو چیز عجیب وغریب ہو اس کو لوگ ضرور دیکھتے ہیں اور اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو یہ ستاروں کے علم کی کتابوں میں ضرور درج ہوتا اسی طرح تاریخ کی کتابوں میں بھی اس کا ذکر ہوتا کیونکہ سب لوگوں کا اس کو ترک کرنے پر اتفاق کرنا ممکن نہیں ہے۔

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ چاند کو شق کرنے کا واقعہ رات میں رونما ہوا کیونکہ دن میں چاند کا ظہور نہیں ہوتا اور رات کو اکثر لوگ اپنے گھروں میں سوئے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض صحرا میں سفر کرنے والے بیدار ہوتے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ اس وقت کسی اور کام میں مشغول ہوں اور یہ واقعہ تو چشم زدن میں ہو گیا اور یہ بہت بعید ہے کہ ستارہ شناس ہر وقت رصد گاہوں میں بیٹھ کر چاند کو تکتے رہیں اور کبھی غافل نہ ہوں اور یہ ہو سکتا ہے کہ جب یہ واقعہ ہوا ہو تو اکثر لوگوں کو پتا نہ چلا ہو اور اس واقعہ کو ان ہی لوگوں نے دیکھا جنہوں نے اس کے دیکھنے کا مطالبہ کیا تھا اور یہ واقعہ تو صرف ایک لحظہ میں رونما ہو گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضہ یہ تھا کہ قرآن مجید کے سوا نبی کریم ﷺ کا کوئی معجزہ حد تواتر کو نہ پہنچے کیونکہ ہر نبی کا وہ معجزہ جو عامۃ الوقوع ہو اور اس کا ادراک اور مشاہدے سے ہو سکتا ہو اور پھر قوم اس کی تکذیب کرے تو اس قوم کو ہلاک کر دیا جاتا ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ کو

رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اس لئے جس معجزے کے ساتھ آپ نے دوسروں کو اس کی نظیر لانے کا چیلنج کیا وہ معجزہ عقلی تھا اس لئے اس معجزہ کے ساتھ ان ہی لوگوں سے معارضہ کیا گیا جن کو زیادہ عقل اور فہم دی گئی تھی۔

اور یہ جو کہا گیا ہے کہ کسی ستارہ شناس یا تاریخ دان نے اس کا اعتراف نہیں کیا اس نے چاند کے دو ٹکڑے دیکھے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ کسی ستارہ شناس نے یہ بھی نہیں کہا کہ اس نے چاند کے دو ٹکڑے نہیں دیکھے۔ ۲۸

اس اعتراض کا ایک جواب مفتی اعظم مفتی محمد شفیع اس طرح لکھتے ہیں۔ چونکہ یہ واقعہ رات کے وقت نمودار ہوا جس کے باعث بعض جگہ دیکھا گیا اور اکثر ممالک میں مشاہدہ نہیں کیا گیا ایک واقعہ کا اچانک ظہور پذیر ہونا اور وہ بھی رات کے وقت جب کہ اکثر لوگ غفلت میں سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسے نہ دیکھنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے لیکن بایں ہمہ مشرکین نے انہی دنوں دوسرے ممالک سے آنے والے قافلوں سے اس کی تصدیق کر لی تھی۔

تاریخ فرشتہ کے مؤلف نے ہندوستان کہ راجہ ملیبار کا ذکر کیا ہے کہ اس محیر العقول واقعہ کو راجہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اسے اپنے روزنامچہ میں لکھوایا تھا اور یہ ہی واقعہ اس کے مسلمان ہونے کا سبب بنا۔ ۲۹

اس اعتراض کا جواب ایک اور جہت سے بھی اس طرح دیا گیا ہے کہ ایک ملک کے واقعہ کا دوسرے ممالک کی تواریخ میں درج نہ ہونا اس واقعہ کے سرے سے انکار کر دینے کے لئے محکم دلیل نہیں ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے محیر العقول معجزات کا ذکر ان کے معاصر رومی مورخین نے مطلق نہیں کیا تو کیا ان سب کا سرے سے ہی انکار کر دیا جائے؟ دوسری غور طلب بات یہ ہے کہ یہ معجزہ رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا۔ دنیا کے تمام مقامات پر وقت یکساں نہیں ہوتا اور نہ موسم ہی ایک جیسا ہوتا ہے۔ کسی جگہ دن ہوتا ہے کسی جگہ رات کہیں شام ہوتی ہے کہیں صبح کسی جگہ چاندنی ہوتی ہے کسی جگہ گھپ اندھیرا کہیں ابر ہوتا ہے کہیں آندھی اور پھر ہر شخص کی نگاہ آسمان پر نہیں ہوتی۔ ۳۰

مذکورہ بالا موقف کو محقق عصر حاضر علامہ قاضی سلیمان منصور پوری نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے یہ ثابت کیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں رات کے ۹ بجے جب یہ واقعہ وقوع پذیر ہوا تو اس وقت دنیا کے بڑے بڑے ممالک میں کیا وقت تھا۔ جس سے یہ اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے کہ پوری دنیا میں اس کا دیکھا جانا ممکن تھا یا نہیں۔

ملک کا نام	منٹ	گھنٹہ	
ہندوستان	۵۰	۱۲	رات
ماریشس	۲۰	۱۱	رات
رومانیہ، ترکی، جرمنی، بونسلے ونمارک اور سویڈن	۲۰	۸	دن
آئس لینڈ مڈیریا	۲۰	۵	دن
متوسط برازیل چلی، مشرقی برازیل	۲۰	۲	بعد نیم شب
برٹش کولمبیا	۲۰	۱۰	قبل دوپہر

لوکون	۲۴	۹	قبل دوپہر
برما	۵۰	۱	بعد نیم شب
شمالی لینڈ، مڈغاسکر	۲۰	۱۰	شب
ریاست ہائے ملایا	۲۰	۲	بعد نیم شب
جزائرسنڈوک	۵۰	۷	دن
انگلستان،فرانس بلجیم اسپین	۰۰	۲	دن
امریکہ	۲۰	۱	بعد نیم شب
سموا	۲۰	۲	دن
نیوزی لینڈ	۵۰	۲	دن
دکٹوریہ نیوساؤتھ	۲۲	۵	صبح
جنوبی آسٹریلیا	۵۰	۴	صبح
جاپان،کوریا	۲۰	۴	سہ پہر
مغربی آسٹریلیا،شمالی بورنیو، جزائرفلپائن، ہانگ کانگ اورچین	۲۰	۳	سہ پہر

نوٹ:۔ یہ نقشہ اوقات سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔[۳۱]

شق القمر کے اثرات:

شق القمر آخری نشان ہدایت تھا۔ ہدایت کے متعدد نشانات تھے۔ جومعجزات کی صورت میں کفار مکہ کو اس غرض سے دکھائے گئے تھے کہ ان کو دیکھ کہ ان کے قلوب میں قبول حق کی صلاحیت پیدا ہو۔

ہدایت کی ان نشانیوں میں کفار مکہ کے لئے سب سے آخری اور فیصلہ کن نشان شق القمر تھا۔ جس کے بعد آیات ہلاکت کا آغاز ہونے والا تھا۔ احادیث مبارکہ میں ہے کہ کفارِ مکہ آپ ﷺ سے معجزہ کے طالب تھے تو آپ ﷺ نے ان کو شق القمر کا معجزہ دیکھایا۔ چاند دوٹکڑے ہوکر نظر آیا لیکن معاندین کو اس عظیم الشان اور واضح تر معجزہ سے بھی ہدایت نہ ملی بعضوں نے کہا محمد نے جادو کیا ہے کسی نے کہا ایسی عجیب عجیب باتیں ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں چنانچہ قرآن مجید اس واقعہ کا ذکر سورۃ القمر میں کیا ہے۔

ترجمہ: [قیامت کا وقت قریب آ گیا اور چاند شق ہوگیا اور اگر یہ کافر کوئی نشانی دیکھیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے یہ تو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔]

اب خداوند ذوالجلال کے رحم وکرم نے دوسری شان اختیار کی۔ یعنی اس کے قہر وغضب نے ان غیر صلاحیت پذیر ہستیوں سے سطح ارضی کو پاک کر دینے کا تہیہ کرلیا اور وہ سنت الٰہی جو تمام گذشتہ امتوں کے ساتھ جاری رہی تھی یعنی یہ کہ معجزوں

کے دیکھنے کے بعد ایمان نہ لانے پر کفار کی ہلاکت اور بربادی فرض محتم ہو جاتی ہے۔ وہ قریش کے حق میں بھی جاری ہوئی۔ گذشتہ دستورِ الٰہی کی تفصیل کہ مطابق اس ہلاکت کے عذاب کے نازل ہونے کے لئے پہلے دو چیزوں کی ضرورت تھی۔

۱۔ مومنین کی جماعت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی شہر مکہ سے ہجرت۔

۲۔ ہجرت سے پہلے ہدایت کی کسی آخری کھلی نشانی کا ظاہر ہونا۔

چنانچہ ہجرت سے پہلے شق القمر کا نشان ظاہر ہوا اور اس کو دیکھ کہ بھی جب قریش کے رؤساء اسلام نہ لائے تو آنحضرت ﷺ کو مکہ سے ہجرت کا حکم ہوا اور ہلاکت کے عذاب کے نازل ہونے کا وقت قریب آ گیا۔ صحابہ میں اسرار نبوت کے جو محرم تھے وہ پہلے ہی سمجھ چکے تھے کہ یہ ہجرت قریش مکہ کی بربادی کا پیش خیمہ ہے۔ (مستدرک حاکم، ج ۲، ص ۷) اور (مسند ابن حنبل، ج ۱، صفحہ ۲۱۶) میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مکہ سے نکلے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا انا للہ مکہ والوں نے اپنے پیغمبر کو نکال دیا اب یہ ضرور ہلاک ہو جائیں گے۔ چنانچہ اذن الذین والی قتال کی آیت نازل ہوئی۔ ۳۲

معجزہ شق القمر جدید سائنس کے تناظر میں:

اپالو ۱۰ اور ۱۱ کے ذریعے ناسا نے چاند کی جو تصویر لی ہے اس سے صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ زمانہ ماضی میں چاند دو حصوں میں تقسیم ہوا تھا۔ یہ تصویر ناسا کی سرکاری ویب سائٹ پر موجود ہے اور تا حال تحقیق کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ ناسا ابھی تک کسی نتیجے پر نہیں پہنچی ہے۔ اس تصویر میں را کی بیلٹ کے مقام پر چاند دو حصوں میں تقسیم ہوا نظر آتا ہے۔ ایک ٹی وی انٹرویو میں مصر کے ماہر ارضیات ڈاکٹر زغلول النجار سے میزبان نے اس آیت کریمہ کے متعلق پوچھا۔

ترجمہ: ''قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا یہ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ پہلے سے چلا آتا ہوا جادو ہے۔ انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور (ہر کام ٹھہرے ہوئے وقت پر مقرر ہے۔'' (القمر، ۱-۳) ڈاکٹر زغلول النجار یونیورسٹی جدہ میں ماہر ارضیات کے پروفیسر ہیں۔ قرآن مجید میں سائنسی حقائق کمیٹی کے سربراہ ہیں۔ اور مصر کی سپریم کونسل آف اسلامی امور کی کمیٹی کے بھی سربراہ ہیں۔ انہوں نے میزبان سے کہا کہ اس آیت کریمہ کی وضاحت کے لیے میرے پاس ایک واقعہ موجود ہے۔ انہوں نے اس واقعہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ایک دفعہ میں برطانیہ کے مغرب میں واقعہ کارڈف یونیورسٹی میں ایک لیکچر دے رہا تھا۔ جس کو سننے کے لیے مسلم اور غیر مسلم طلباء کی کثیر تعداد موجود تھی۔ قرآن میں بیان کردہ سائنسی حقائق پر جامع انداز میں گفتگو ہو رہی تھی کے ایک نو مسلم نوجوان کھڑا ہوا اور مجھے اسی آیت کریمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ سر کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور فرمایا ہے۔ کیا قرآن میں بیان کردہ ایک سائنسی حقیقت نہیں ہے۔ ڈاکٹر زغلول النجار نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ نہیں! کیونکہ سائنس کی دریافت کردہ حیران کن اشیاء یا واقعات کی تشریح سائنس کے ذریعے کی جا سکتی ہے مگر معجزہ ایک مافوق الفطرت شے ہے، جس کو ہم سائنسی اصولوں سے ثابت نہیں کر سکتے۔ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ایک معجزہ تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے نبوت محمدی ﷺ کی سچائی کے لیے بطور دلیل دکھایا۔ حقیقی معجزات ان لوگوں کے

لیے قطعی طور پر سچائی کی دلیل ہوتے ہیں جو ان کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ہم اس کو اس لیے معجزہ تسلیم کرتے ہیں کیونکہ اس کا ذکر قرآن وحدیث میں موجود ہے۔

اسی دوران ایک برطانوی نومسلم کھڑا ہوا اور اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ میرا نام داود موسیٰ پیٹ کاک ہے۔ میں اسلامی پارٹی برطانیہ کا صدر ہوں۔ وہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولا کہ سر! اگر آپ اجازت دیں تو اس موضوع کے متعلق میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ تم بات کر سکتے ہو! اس نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے جب میں مختلف مذاہب کی تحقیق کر رہا تھا، ایک مسلمان دوست نے مجھے قرآن شریف کی انگلش تفسیر پیش کی۔ میں اس کا شکریہ ادا کیا اور اسے گھر لے آیا۔ گھر آکر جب میں نے قرآن کو کھولا تو سب سے پہلے میری نظر جس صفحے پر پڑی وہ یہی سورۃ القمر کی ابتدائی آیات تھیں۔ ان آیات کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے کے بعد میں نے اپنے آپ سے کہا کہ کیا اس بات میں کوئی منطق ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہوں اور پھر آپس میں دوبارہ جڑ جائیں۔ وہ کونسی طاقت تھی کہ جس نے ایسا کیا؟ ان آیات کریمہ نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں قرآن کا مطالعہ برابر جاری رکھوں۔ کچھ عرصے کے بعد میں اپنے گھریلو کاموں میں مصروف ہو گیا مگر میرے اندر سچائی کو جاننے کی تڑپ کا اللہ تعالیٰ کو خوب علم تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کا کرنا ایک دن ایسا ہوا کہ میں ٹی وی کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ ٹی وی پر ایک باہمی مذاکرے کا پروگرام چل رہا تھا۔ جس میں ایک میزبان کے ساتھ تین امریکی ماہرین فلکیات بیٹھے ہوئے تھے۔ ٹی وی شو کا میزبان سائنسدانوں پر الزامات لگا رہا تھا کہ اس وقت جبکہ زمین پر بھوک، افلاس، بیماری اور جہالت نے ڈھیرے ڈھالے ہوئے ہیں، آپ لوگ بے مقصد خلا میں دورے کرتے پھر رہے ہیں۔ جتنا روپیہ آپ ان کاموں پر خرچ کر رہے ہیں وہ اگر زمین پر خرچ کیا جائے تو کچھ اچھے منصوبے بنا کر لوگوں کی حالت کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ بحث میں حصہ لیتے ہوئے اور اپنے کام کا دفاع کرتے ہوئے ان تینوں سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ خلائی ٹیکنالوجی زندگی کے مختلف شعبوں ادویات، صنعت اور زراعت کو وسیع پیمانے پر ترقی دینے میں استعمال ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سرمائے کو ضائع نہیں کر رہے بلکہ اس سے انتہائی جدید ٹیکنالوجی کو فروغ دینے میں مدد مل رہی ہے۔ جب انہوں نے بتایا کہ چاند کے سفر پر آنے جانے کے انتظامات پر ایک کھرب ڈالر خرچ آتا ہے تو ٹی وی میزبان نے چیختے ہوئے کہا کہ یہ کیسا فضول پن ہے؟ ایک امریکی جھنڈے کو چاند پر لگانے کے لئے ایک کھرب ڈالر خرچ کرنا کہاں کی عقلمندی ہے؟ سائنسدانوں نے جواباً کہا کہ نہیں! ہم چاند پر اس لیئے نہیں گئے کہ ہم وہاں جھنڈا گاڑ سکیں بلکہ ہمارا مقصد چاند کی بناوٹ کا جائزہ لینا تھا۔ دراصل ہم نے چاند پر ایک ایسی دریافت کی ہے کہ جس کا لوگوں کا یقین دلانے کے لئے ہمیں اس سے دوگنی رقم بھی خرچ کرنا پڑ سکتی ہے۔ مگر تاحال لوگ اس بات کو نہ مانتے ہیں اور نہ کبھی مانیں گے۔ میزبان نے پوچھا کہ وہ دریافت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ایک دن چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے اور پھر یہ دوبارہ آپس میں مل گئے۔ میزبان نے پوچھا کہ آپ نے یہ چیز کس طرح محسوس کی؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے تبدیل شدہ چٹانوں کی ایک ایسی پٹی وہاں دیکھی ہے کہ جس نے چاند کو اس کی سطح سے مرکز تک اور پھر مرکز سے اس کی دوسری سطح تک، کو کاٹا ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے اس بات کا تذکرہ ارضیاتی ماہرین

سے بھی کیا ہے۔ان کی رائے کے مطابق ایسا ہرگز اس وقت تک نہیں ہوسکتا کہ کسی دن چاند کے دوٹکڑے ہوئے ہوں اور پھر دوبارہ آپس میں جڑ بھی گئے ہوں۔ برطانوی مسلم نوجوان نے بتایا کہ جب میں نے یہ گفتگو سنی تو اپنی کرسی سے اچھل پڑا اور بے ساختہ میرے منہ سے نکلا کہ اللہ نے امریکیوں کو اس کام کے لیئے تیار کیا کہ وہ کھربوں ڈالر لگا کر مسلمانوں کے معجزے کو ثابت کریں، وہ معجزہ کہ جس کا ظہور آج سے ۱۴سو سال قبل مسلمانوں کے پیغمبر ﷺ کے ہاتھوں ہوا۔ میں نے سوچا کہ اس مذہب کو ضرور سچا ہونا چاہیئے۔ میں نے قرآن کو کھولا اور سورۃ القمر کو پھر پڑھا۔ درحقیقت یہی سورۃ میرے اسلام میں داخلے کا سبب بنی۔ مزید تفصیلات لندن میں واقع ''انڈین آفس لائبریری'' کے پرانے مخطوطوں میں ملتا ہے۔ جس کا حوالہ نمبر *Arabic*, 2807, 173 - 152 ہے۔اس واقعہ کا ذکر محمد حمید اللہ نے اپنی کتاب محمد رسول اللہ میں کیا تھا۔ ناسا کی یہ تصویر اور سائنسدانوں کے بیانات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم نے جس واقعہ کا ذکر آج سے ۱۴سو سال پہلے کیا تھا وہ بالکل برحق ہے۔ یہ نہ صرف قرآن مجید کی سچائی کی ایک عظیم الشان دلیل ہے بلکہ یہ ہمارے پیارے نبی، امام الانبیاء کی رسالت کی بھی لاریب گواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کو اکمل وکامل کرے اور ہمیں قرآن وحدیث کے مطابق اپنے اعمال کو سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین [۳۳]

حواشی وحوالہ جات:

۱. عبدالعلیم بن امین اللہ حنفی لکھنویؒ (م ۱۲۷۲ھ)، نظم الدرر فی سلک شقِ القمر بنام شق قمر کا معجزہ، ترجمہ تفریح حامد علی علیمی۔
۲. ایضاً۔
۳. شبلی نعمانی / ندوی، سید سلیمان، سیرت النبی، (کراچی: دارالاشاعت) ص۱۲۵، ج۳۔
۴. ایضاً ص۳۵، ج۳۔
۵. ایضاً ص۵۹، ج۳۔
۶. البقرہ:۱۱۸۔
۷. سیرت النبی، ص۱۳۷، ج۳۔
۸. نظم الدرر فی سلک شقِ القمر بنام شق قمر کا معجزہ، ص۳۹۔
۹. محمد ادریس، تفسیر احسن البیان فی تفسیر القرآن، (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز) جلد۸، ص۴۲۳۔
۱۰. طالب ہاشمی، معجزات سرور کونین، (لاہور) ص۶۰-۶۱۔
۱۱. نظم الدرر فی سلک شقِ القمر بنام شق قمر کا معجزہ، ص۴۱۔

۱۲۔ احقاف:۱۰۔

۱۳۔ القمر:۱۔

۱۴۔ سیرت النبی،ص۱۴۱،ج۳۔

۱۵۔ محمد شفیع،معارف القرآن،(کراچی:ادارہ معارف القرآن)ص۲۶،ج۶۔

۱۶۔ سیرت النبی،ج۳،ص۶۲-۶۳۔

۱۷۔ تفسیر احسن البیان فی تفسیر القرآن،جلد۸،ص۴۲۴۔

۱۸۔ نظم الدرر فی سلک شقِ القمر بنام شق قمر کا معجزہ،ص۴۴۔

۱۹۔ ایضاً،ص۵۱۔

۲۰۔ ایضاً،ص۵۳-۵۴۔

۲۱۔ سعیدی،غلام رسول،تفسیر تبیان القرآن،(لاہور) ج۱۱،ص۵۷۴۔

۲۲۔ ایضاً،ص۵۷۶۔

۲۳۔ نظم الدرر فی سلک شقِ القمر بنام شق قمر کا معجزہ،ص۴۵۔

۲۴۔ تفسیر تبیان القرآن،ج۱۱،ص۵۷۶۔

۲۵۔ الرحمٰن:۳۳۔

۲۶۔ نظم الدرر فی سلک شقِ القمر بنام شق قمر کا معجزہ،ص۶۵۔

۲۷۔ تفسیر احسن البیان فی تفسیر القرآن،جلد۸،ص۴۲۵۔

۲۸۔ تفسیر تبیان القرآن،ج۱۱،ص۵۷۷۔

۲۹۔ معارف القرآن،ص۲۲۷،ج۸۔

۳۰۔ معجزات سرور کونین،ص۶۱۔

۳۱۔ محمد عبدالمعبود،تاریخ مکۃ المکرمہ، (راولپنڈی)،ج۱،ص۲۶۱-۲۶۲۔

۳۲۔ سیرت النبی،ج۳،ص۱۷۰-۱۷۱۔

۳۳۔ http://www.urduweb.org/mehfil/threads

کابل میں سات سال

(اکتوبر۱۹۱۵ء-۱۹۲۲ء)

مولانا عبیداللہ سندھی کی ایک تاریخی یادداشت (زیرطبع مطبوعاتِ قرطاس)